السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک لڑکی کا نکاح ایام حیض میں ہوا، جبکہ گھر والوں کو اس کا علم بھی تھا، کیا شرعی طور پر اس حالت میں نکاح ہو جاتا ہے، کتاب وسنت کی روشنی میں فتویٰ دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نکاح کی چار شرائط ہیں، لڑکے لڑکی کی رضامندی، ولی کی اجازت، گواہوں کی موجودگی اور حق مہر وغیرہ۔ جس نکاح میں یہ چار شرائط پائی جائیں گی وہ نکاح صحیح ہے، حالت حیض میں نکاح بھی صحیح ہے البتہ بعض فقہاء نے حالت حیض میں لڑکی کی رخصتی کو مکروہ قرار دیا ہے تاکہ خاوند اس سے مقاربت کر کے گنہگار نہ ہو، نیز کتاب وسنت میں اس کے حرام ہونے کے متعلق کوئی دلیل نہیں ہے اور نہ ہی اس کی حرمت پر اجماع امت ملتا ہے، قیاس صحیح سے بھی اس کی ممانعت ثابت نہیں کی جا سکتی، ہمیں کسی فقیہ کا علم نہیں ہے جس نے اس قسم کے نکاح کو حرام کہا ہو پھر عقود ومعاملات میں اصل جواز واباحت ہے الا یہ کہ اس کی حرمت پر کوئی واضح دلیل ہو، حالت حیض میں نکاح کی حرمت پر کوئی دلیل ثابت نہیں ہے۔ بناء بریں اس حالت میں کیا ہوا نکاح جائز اور صحیح ہے۔ البتہ خاوند کو چاہیے کہ بیوی کے پاک ہونے کا انتظار کرے، اس کے پاس نہ جائے، جب وہ حالت حیض سے پاک ہو جائے اور غسل کر لے تو پھر خاوند اس کے پاس جا سکتا ہے۔ (واللہ اعلم)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:319

محدث فتویٰ